سبق ۲ قومی سلامتی کو درپیش خارجی مسائل (چیلنجز)

بھارت کے درج ذیل نقشے کا مشاہدہ کیجیے۔

بھارت کے پڑوسی ممالک کا مطالعہ کیجیے۔ ان ممالک سے بھارت کے تعلقات سابقہ تاریخ اور بھارت کو درپیش موجودہ چیلنجز پر غور کرنا ضروری ہے۔ بھارت کے مغرب میں پاکستان اور شمال میں چین پڑوسی ممالک ہیں۔ شمال میں بھارت کی سرحد افغانستان سے بھی جا ملتی ہے۔ افغانستان سے متصل اس بھارتی سرحدی علاقے کو 'واکن کوریڈور' بھی کہا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ بھارت کے شمال میں نیپال، بھوٹان اور مشرق میں بنگلہ دیش اور میانمار ہیں۔ جنوب میں بحرِ ہند کے علاقے میں سری لنکا ہے۔

بھارت اور پڑوسی ممالک

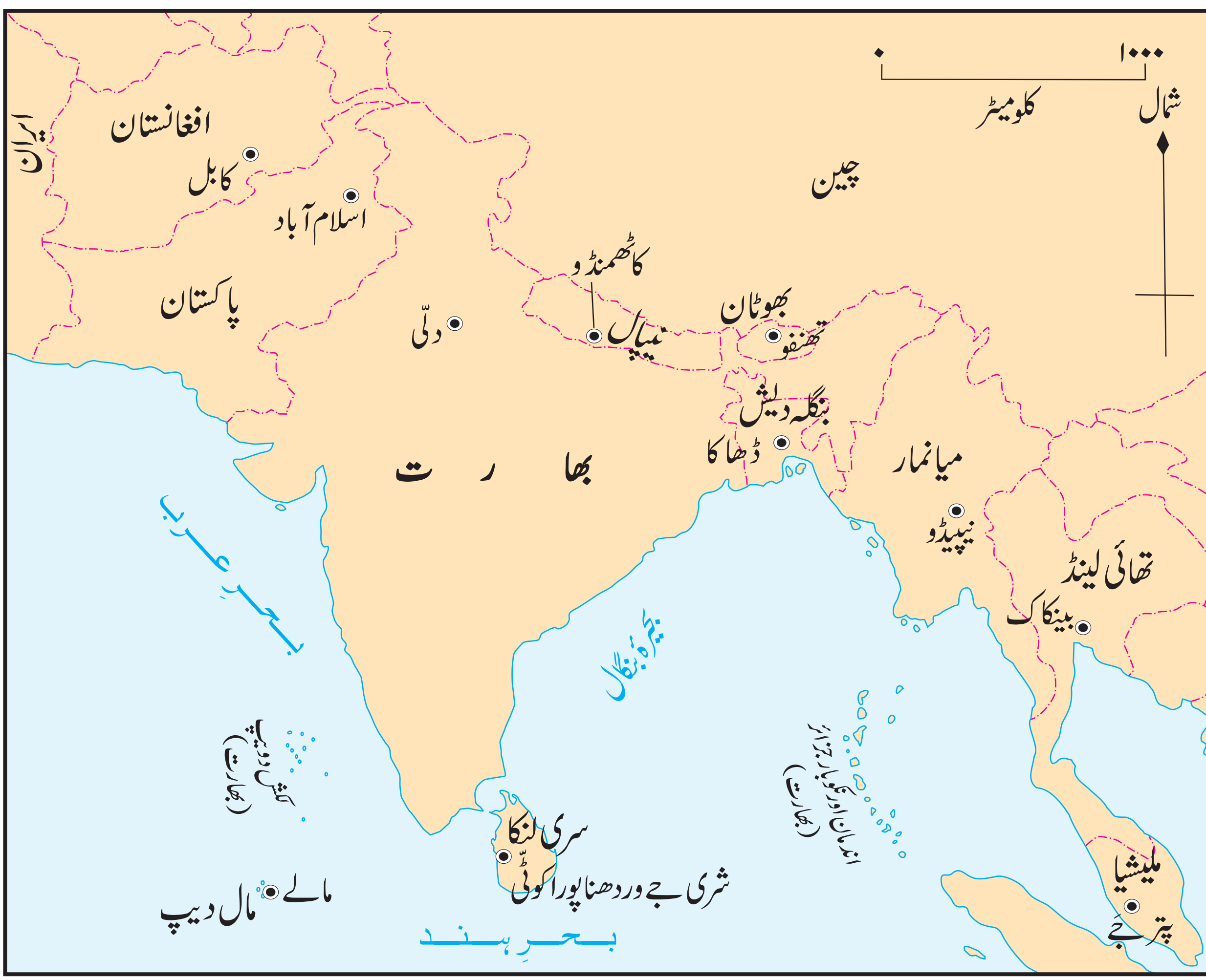

پاکستان :

۱۹۴۷ء کے بعد سے بھارت اور پاکستان کے درمیان کئی جنگیں ہوچکی ہیں۔ پاکستان کے ساتھ ۴۸-۱۹۴۷ء، ۱۹۶۵ءاور۱۹۷۱ء کی اہم جنگوں کا شمار ہوتا ہے جن میں دو جنگیں خصوصی طور پر کشمیر کے مسئلے پر لڑی گئیں۔ ۱۹۷۱ء کی بھارت - پاکستان جنگ کے بعد بنگلہ دیش نامی ایک آزاد ملک وجود میں آیا۔ اس سے قبل اس پاکستانی علاقے کو مشرقی پاکستان کہا جاتا تھا۔ ۱۹۹۹ء میں بھارت کو کارگل جنگ لڑنا پڑی۔ پاکستان کے خلاف اب تک لڑی گئی جنگیں روایتی نوعیت کی ہونے کی وجہ سے محدود تھیں۔ مستقبل میں اگر کبھی ایٹمی جنگ ہوگی تو وہ نہایت وسیع نوعیت کی ہوسکتی ہے یعنی پاکستان کے ساتھ ہونے والی جنگوں کی نوعیت بدلتی جارہی ہے۔ یہ ایک چیلنج ہے۔ پاکستان نے کئی انتہا پسند / دہشت گرد گروہوں کو پناہ دے رکھی ہے۔ یہ انتہا پسند گروہ بھارت پر حملے کرتے رہتے ہیں۔

چین :

بھارت کے شمال میں چین ایک اہم ملک ہے۔ بین الاقوامی سرحد اور تبت، بھارت اور چین کے درمیان تنازعہ کی اہم وجوہات ہیں۔ اَکسائی چن اور اروناچل پردیش کی شمالی سرحد (سابقہ نیفا) کے تعین سے متعلق دو متنازعہ علاقے ان دونوں ممالک کے درمیان ہیں۔ اروناچل پردیش کو نیفا کہا جاتا تھا۔ شمال میں اَکسائی چن نامی بھارتی علاقے پر چین کا ناجائز قبضہ ہے۔ اروناچل پردیش اور تبت کے درمیان سرحدی خط کو 'میک موہن لائن' کہا جاتا ہے۔ ۱۹۱۴ء میں شملہ میں بھارت، چین اور تبّتی نمائندوں کی موجودگی میں ہنری میک موہن نامی برطانوی افسر نے بھارت اور چین کے درمیان اس خط کو بین الاقوامی سرحد کے طور پر متعین کیا تھا۔ ۱۹۶۲ء کی بھارت - چین جنگ کی بنیادی وجہ یہی سرحدی تنازعہ تھا۔

روایتی طور پر تبت ایک خود مختار ملک ہے۔ بودھ ثقافت تبت کی خصوصیت ہے۔ ۱۹۵۰ء سے چین نے تبت پر اپنا حق جتا کر وہاں کی بودھ ثقافت کو تباہ کرنے کی کوشش جاری رکھی ہے۔ تبّتی عوام پر چینی مظالم کی وجہ سے تبت کے مشہور مذہبی رہنما دلائی لاما نے ۱۹۵۸ء میں بھارت میں پناہ حاصل کی۔

بنگلہ دیش :

۱۹۷۱ء سے قبل بھارت کے دونوں جانب یعنی مشرق میں مشرقی پاکستان اور مغرب میں مغربی پاکستان نامی دو پاکستانی علاقے تھے۔ مغربی پاکستان نے مشرقی پاکستان میں استحصال اور انسانی حقوق کی پامالی شروع کر رکھی تھی۔ انجامِ کار شیخ مجیب الرحمٰن کی قیادت میں مشرقی پاکستان کے عوام نے مغربی پاکستان کی ظالمانہ فوجی آمریت کے خلاف بغاوت کردی۔ یہ لڑائی مغربی پاکستان کے استحصال سے آزادی کی لڑائی تھی۔ اس جنگ کی وجہ سے مشرقی پاکستان کے لاکھوں مہاجروں نے بھارت میں پناہ حاصل کی جس کی وجہ سے بھارت کی معیشت پر

دباؤ بڑھ گیا۔ لہٰذا بھارت نے مشرقی پاکستان کی کوششوں میں مدد کی۔ نتیجے میں ۱۹۷۱ء کی جنگ کا آغاز ہو گیا اور بنگلہ دیش نامی ملک وجود میں آیا۔

۱۹۷۱ء سے ہی بھارت اور بنگلہ دیش نے باہم اچھے تعلقات استوار رکھے۔ بعد میں دریائے گنگا پر بنے 'فراکا' بند کا تنازعہ پیدا ہو گیا۔ 'فراکا' تنازعہ آج بھی ایک معروف تنازعہ ہے۔ بنگلہ دیش کا موقف یہ تھا کہ اس بند کی وجہ سے بنگلہ دیش میں بہنے والے دریائے گنگا کا پانی رُک جاتا ہے۔ ۱۹۷۸ء میں 'فراکا معاہدہ' پر دونوں ممالک کی دستخطوں کے بعد یہ تنازعہ ختم ہو گیا۔

○ سری لنکا :

سری لنکا کے ساتھ بھارت کے دوستانہ تعلقات ہیں۔ تمل اقلیتوں کے مسئلے کی وجہ سے سری لنکا کے شمالی علاقے میں داخلی عدم استحکام تھا۔ تمل اقلیتیں سیاسی آزادی کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ آزادی کا مطالبہ بعد میں مسلح کارروائیوں میں تبدیل ہو گیا۔ ۱۹۸۷ء میں تمل مسئلے کے حل کے لیے بھارت - سری لنکا کے درمیان معاہدہ طے پایا جس کی رو سے بھارت نے حکومت سری لنکا کو اپنے تعاون کا یقین دلایا۔ اس مسئلے کی وجہ سے پیدا شدہ حالات کو قابو میں لا کر امن و سلامتی قائم کرنے کے لیے بھارت نے 'امن فوج' بھیج کر سری لنکا کی مدد کی۔

بھارت کے درج بالا پڑوسی ممالک کے علاوہ قومی سلامتی کے نقطۂ نظر سے بحرِ ہند کی اہمیت کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔

سمندری علاقہ

○ بحرِ ہند :

بھارت کو تقریباً ۷۰۰۰ رکلومیٹر سمندری کنارہ حاصل ہے۔ بحرِ ہند بین الاقوامی تجارت کے نقطۂ نظر سے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ تجارت کی یہ اہم شاہراہ نہر سوئز سے ملکّا کے سمندر تک وسیع ہے۔ بھارت اس شاہراہ کا مرکزی مقام ہے۔ اسی کے ساتھ جزائر اندمان - نکوبار بھی اس کی وجہ سے اہمیت کے حامل ہیں۔

ڈچ، فرانسیسی، پرتگالی اور برطانوی لوگ تجارت کے لیے سمندری راستے سے بھارت آئے اور یہاں اپنی نوآبادیات قائم کر لیں۔ بحرِ ہند میں امریکہ، روس، چین اور دیگر ممالک کے اثر و رسوخ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ علاقہ قدرتی وسائل سے مالا مال ہے۔ ان وجوہات کی بنیاد پر بحرِ ہند کی حفاظت بھارت کو درپیش ایک اہم چیلنج ہے۔

بحرِ ہند کا نقشہ

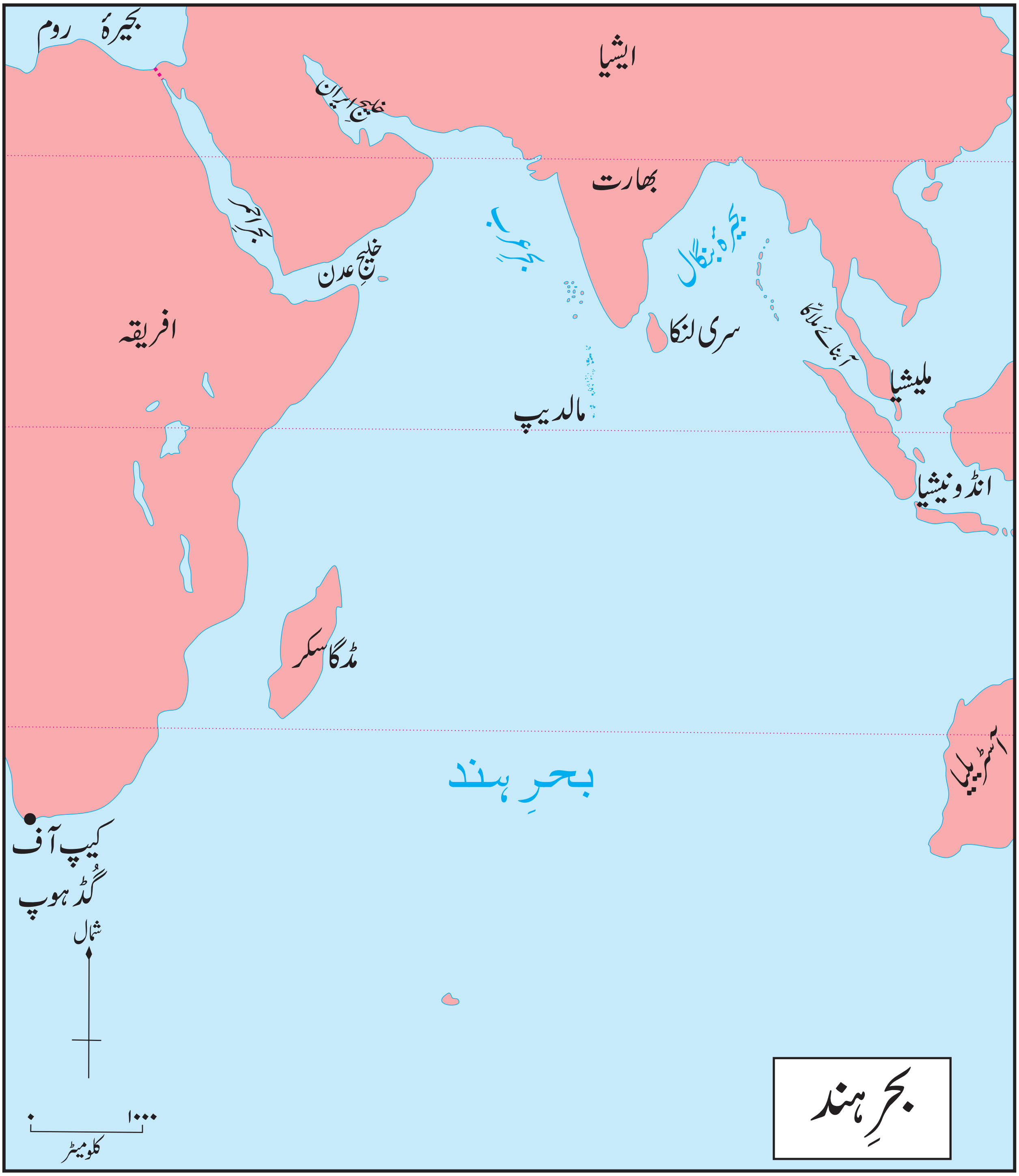

سرگرمی

بھارت اور پڑوسی ممالک سے متعلق اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کے تراشوں اور تصویروں کا یہاں البم تیار کیجیے۔

بھارت اور پڑوسی ممالک سے متعلق اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کے تراشوں اور تصویروں کا یہاں البم تیار کیجیے۔

I93L66